# چائلڈ لیبر کا خاتمہ اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی حکومتی ذمہ داریاں
# (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)

## Elimination of Child labor and government responsibilities for the education and training of children
## (In the light of the teachings of the Prophet (Peace and blessings of Allah be upon)

Dr. Hafiz Muhammad Sarfraz Ghani*
Dr. Matloob Ahmed**

**Abstract**
Children, the most beautiful and purest creation of God, Children are innocent and they are flowers of heaven. That is why, Islam has given the order to pay merey on them. Children according to Islam, are entitled to get education. This means the children should be given ethical, religious guidance and education. But, when they go out for work, It definitely leads towards the calamity of the nation. They are being forced to work at their age of playing and dreaming. The part or full-time involvement of children below to 5 to 17 years age in the economic activities is defined as child labour. The increasing gap between the rich and poor people of the society has forced millions of child to sacrifice their childgood for the sake of earning money for their family. The common sectros, where the children between the age of 5 to 17 years as found working are construction, agriculture, domestic services, manufacturing, hotels and restaurants etc. In Islamic Republic of Pakistan, Children are the most deprived and illiterate members of society. Curse of child labour sterns from numberous factors like poverty, Unemplyment, illiteracy, higher population-growth, unavailability of health facilities and many otherreasons. The worst part of this sad practice is that these children mostly remain unable to get education. There are many unfortunate kids in our country who are deprived of their innocent childhood for the sake of earning money for their family. Being an Islamic state, It is the responsibility of our government to provide all facilities fo life and basic education to the children and it should take some serious steps to eliminate the social evil of child labour. Islam has not given just the teachings but establishes a system where everyone can enjoy his rights. By helping the poor people not only the government but also the public sector should take some serious steps for removal child labor. Being Mushin country, our rules must adopt methods of teachings which last Prophet of Allah Almighty ﷺ had taken up to educate the illiterate notion. Every individual also should take active participation for the great cause of eliminating child labour from this country.

**Keywords:** Children education, Child labour, Education of child labour, Teachings of Islam, responsibility of Government

بچے کسی بھی قوم کا مستقبل اور سرمایہ ہوتے ہیں۔ معصوم بچے کسی بھی سماج میں ایک پھول کی حیثیت رکھتے ہیں جو معاشرے کی ایک انتہائی معصوم اور حساس پرت ہوتے ہیں جن کی موجودگی سے گھروں میں رونق ہوتی ہے اور جنہیں پڑھ لکھ کر ملک کے مستقبل کا معمار بننا ہوتا ہے۔ بچے جس قدر باشعور اور تعلیم یافتہ ہوں گے اسی قدر ملک و قوم کا مستقبل شاندار اور روشن وتابناک ہوگا۔ کیونکہ مستقبل کی تعمیر کا انحصار ان ہی

* Assistant Professor of Arabic & Islamic Studies University of Faisalabad.
** Dean, Department of Arabic and Islamic Studies, University of Faisalabad.

پر ہوتا ہے۔اس لیے بچے دوسرے تمام طبقات کی بنسبت زیادہ توجہ، زیادہ شفقت اور زیادہ محبت چاہتے ہیں۔ مگر جب حالات سے مجبور ہو کر ان بچوں کو ہنسنے کھیلنے کے دنوں میں محنت و مشقت پر مجبور کر دیا جائے تو یقیناً اس معاشرے کے لیے ایک المیہ وجود پا رہا ہوتا ہے۔ یہ بے آسرا و بے یار و مددگار بچے آج اس نظام میں اپنا پیٹ پالنے اور اپنی بھوک مٹانے کے لیے سڑکوں پر اپنا رزق تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ المیہ ہر گزرتے دن کے ساتھ زخم کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے اور پھر ناسور بن کر سماج اک چہرہ داغ دار اور بد صورت کر دیتا ہے۔

معاشی بد حالی، بنیادی سہولیات سے محرومی، استحصال، بے روزگاری، غربت اور وسائل کی غیر مصنفانہ تقسیم نے ملک میں اس المیے کو جنم دے رکھا ہے جو بڑھتے بڑھتے ناسور کی شکل اختیار کر چکا ہے پوری دنیا اور خاص طور پر تیسری دنیا کے ممالک میں بچوں سے محنت و مشقت کروانے کی روایت موجود ہے اور اس کے سدِ باب کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان میں چائلڈ لیبر ایک سماجی ضرورت بن چکی ہے امیر کے امیر تر اور غریب کے غریب تر ہونے پر قابو نہ پائے جانے کی وجہ سے اب لوگ اس کے سوا کوئی راہ نہیں پاتے کہ وہ بچوں کو ابتدا سے ہی کام پر لگا دیں تاکہ ضروریاتِ زندگی پوری ہوتی رہیں۔ سکول جانے کی عمر کے بچے دکانوں، ہوٹلوں، اڈوں اور کشاپوں اور دیگر ایسی جگہوں پر ملازمت کرنے کے علاوہ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں قوم کے مستقبل کا ایک بڑا حصہ اپنے بچپن کی بنیادی ضروریات سے محروم ہو رہا ہے جو کہ اس قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ بچوں سے محنت مزدور کا کام لینا دو لحاظ سے زیادتی اور ظلم تصور ہوتا ہے۔ ایک اس لیے کہ یہ عمر تعلیم حاصل کرنے کی ہوتی ہے اور بچے اس سے محروم ہو جاتے ہیں۔ دوسرا اس وجہ ہے کہ اس عمر میں ان پر محنت و مشقت کا بوجھ ڈالنا اور انہیں مسلسل جسمانی مشقت میں مصروف رکھنا سراسر زیادتی ہے۔ انہیں جائز تفریح کے مواقع نہیں ملتے جو ان کی ذہنی نشو و نما کے لیے ضروری ہیں۔ اس طرح تعلیم و تربیت سے محرومی کے ساتھ ساتھ ان پر ذہنی اور جسمانی نشو و نما کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں۔

درج بالا حالات و واقعات کے پیشِ نظر مقالہ ہذا میں بچوں کے اس سُلگتے ہوئے مسئلہ کا تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں حل تلاش کرنے کی ایک حقیر سی کوشش و کاوش کی گئی ہے۔

## چائلڈ لیبر کی تعریف:

چائلڈ لیبر کے مسئلہ پر روشنی ڈالنے اور اس کے اسباب و حل کے لیے حکومتی سطح پر کیے گئے اقدامات سے آگاہی حاصل کرنے سے پہلے چائلڈ لیبر کے معنی و مفہوم سے درج ذیل تعریفات کی روشنی میں راہنمائی لی جاتی ہے۔ چائلڈ لیبر کی تعریف کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے ادارے انٹر نیشنل لیبر آرگنائزیشن نے لکھا ہے۔

"The Term "Child Labour" is often defined as work that deprives children of their childhood, their potential and their dignity, and that is harmful to physical and mental development."(1)

''چائلڈ لیبر کی اصلاح سے مراد بچوں سے لیا جانے والا ہر وہ کام جو ان کے لیے نقصان دہ ہو، یا کسی نہ کسی انداز میں ان کے استحصال کا سبب بنتا

ہو، مثلاً جسمانی، دماغی یا اخلاقی استحصال اور وہ کام جوان کے حصولِ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہو۔ چائلڈ لیبر کہلاتا ہے۔''

**آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق چائلڈ لیبر سے مراد:**

"Childlabour is work that harms children or keeps them from attending school."(2)

''چائلڈ لیبر وہ کام ہے جو بچوں کو نقصان پہنچاتا ہے یا انہیں سکول حاضر ہونے سے روکتا ہے۔''

چائلڈ لیبر کی تشریح اقوام متحدہ کا ایک اور ادارہ انٹرنیشنل چلڈرنز ایمرجنسی فنڈ کچھ ان لفظوں میں کرتا ہے:

''چائلڈ لیبر سے مراد نو عمر اور کم سن بچوں سے محنت و مشقت اور ملازمت کروانا ہے۔ یعنی بچے کو اس کے حقِ تعلیم و تربیت اور تفریح سے دور کر کے اس کو چھوٹی عمر میں ہی کام پر لگا دیا جائے۔ مختصر یہ کہ وہ بچے جن کی عمریں اٹھارہ سال سے کم ہیں اور وہ کسی بھی قسم کی ملازمت کرنے پر مجبور ہیں وہ تمام بچے چائلڈ لیبر میں شامل ہیں۔''

درج بالا تمام تعریفات کی روشنی میں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ چائلڈ لیبر کا مطلب ۱۴ سال سے کم عمر بچوں کی کسی بھی ایسے جسمانی مشقت والے کاموں کی انجام دہی ہے جس سے ان کی تعلیم کے حصول میں رکاوٹ پیش آئے، بچپن کی معصومیت متاثر ہو اور وہ ان تمام حقوق سے محروم ہوں جن سے ان کی عمر کے دیگر بچے فیض یاب ہو رہے ہوتے ہیں:

چائلڈ لیبر ایک ایسی لعنت ہے جو ہمارے معاشرے میں بری طرح سرایت کر چکی ہے صرف چند ماہ قبل انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے تحت ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے جس میں دنیا کے ۶۷ ایسے ممالک کی فہرست جاری کی گئی ہے جہاں چائلڈ لیبر کے حوالے سے خطرناک صورتحال ہے جس میں پاکستان کا چھٹا نمبر تھا۔(۳) ایک سروے کے مطابق حیرت انگیز یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ۲۰۰۸ء سے چائلڈ لیبر کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ جواب ایسی خطرناک صورتحال اختیار کر چکا ہے کہ اسے کنٹرول کرنے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ وہ معاشرہ کہ جہاں ۲۱ ملین (دو کروڑ دس لاکھ) بچے ناہمواریوں، دشواریوں اور ظلم و ستم کو خالی پیٹ، برداشت کریں تو کیا ان سے مہذب و محب وطن ہونے کی امید رکھنا جائز ہے؟ حالیہ سروے کے مطابق پاکستان میں ۲۱ ملین بچے ہیں جو کم عمری میں مشقت کرنے پر مجبور ہیں اس تعداد کا ۲۷ فی صد حصہ بچیوں رپ مشتمل ہے۔ ان بچوں کی عمریں ۵ تا ۱۷ برس ہیں۔(۴) پاکستان میں ۶۶ فیصد کم سن محنت کش ہفتے میں ۳۵ گھنٹوں سے زیادہ اور ۳۴ فیصد اس سے بھی زیادہ وقت تک کام کرتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق صوبہ پنجاب میں تقریباً ۵ تا ۱۶ سال کی عمر کے درمیان 22.63 ملین بچے موجود ہیں۔ جن میں تقریباً 1.94 ملین بچے (دس لاکھ چار انوے ہزار) چائلڈ لیبر کا شکار ہیں۔ اسی طرح سندھ میں 8.62 ملین بچے ہیں جن می سے 0.3 ملین بچے چائلڈ لیبر کے زمرے میں آتے ہیں۔(۵)

پاکستان میں سب سے زیادہ بچے پنجاب میں 60 فیصد مزدوری کو اپنا پیشہ بنانے پر مجبور ہیں جبکہ اوسطاً خیبر پختونخواہ میں سب سے زیادہ بچے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ جہاں یہ شرح 15.8 فیصد بنتی ہے۔ جبکہ پاکستان کے کم سن محنت کشوں کی اکثریت 73 فیصد لڑکوں پر اور 27 فیصد لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ اگر ہم صرف روشنیوں کے شہر کراچی کی بات کریں تو 2 لاکھ کے قریب بچے صرف کوڑا کرکٹ اُٹھاتے ہیں۔

جبکہ اخبار فروشی، سرجیکل آلات کی صنعت، ہوٹلوں پر کام کرنے والے، گھریلو ملازم اور اس جیسے دیگر کاموں سے منسلک بچوں کی تعداد بھی کم و بیش اتنی ہی ہے۔ جبکہ اس کا دوسرا رخ بہت ہی دردناک ہے کہ جس میں تشدد کا عنصر شامل ہو جاتا ہے جس میں معصوم بچوں کو صحیح طور پر کام نہ کرنے پر بدترین تشدد کیا جاتا ہے۔ انہیں غیر قانونی طور پر بیچا اور خریدا جاتا ہے گھروں پر کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ مسلح تصادم کے لیے انہیں بھرتی کیا جاتا ہے۔ شہروں کی نسبت دیہات میں یہ شرح زیادہ ہے۔(۶)

پاکستان میں سب سے زیادہ کم سن بچے شعبہ زراعت سے منسلک ہیں۔ 70 فیصد کم سن محنت کشوں کو معاوضے کے طور پر کچھ نہیں ملتا، کیونکہ وہ باپ کے کام میں محض مددگار ہیں۔ مثلاً کھیتوں میں کھاد ڈالنا لکڑیاں کاٹنا، جبکہ شہروں میں ورکشاپ میں کام کرتے ہیں اور کچرا چنتے ہیں۔ قالین بافی کی صنعت میں بھی بڑی تعداد میں یہ کم سن بچے شریک کار ہیں۔ وہ جنگلات میں شکار کرنے والوں کی خدمت میں مامور ہوتے ہیں اور کہیں ماہی گیروں کی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ صنعتی شعبوں میں وہ کہیں کان کنی کرتے ہیں اور کہیں تعمیراتی کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں اور کہیں بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ خدمات کے شعبے میں کہیں تھوک اور کہیں خوردہ فرشوں کی دکانوں میں کام کرتے ہیں۔ ہوٹلوں اور ریستورانوں میں اور ٹرانسپورٹ کی صنعت میں دن رات محنت کرتے ہیں۔

پاکستان میں ہونے والی چائلڈ لیبر میں زیادہ تر بچے زراعت کے شعبے میں محنت مشقت کر رہے ہیں۔ بھیڑ بکریاں چراتے ہیں۔ آگ جلانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کرتے، دور دراز علاقوں سے پانی بھر کر لاتے، فیصلوں میں کھاد ڈالتے اور دیگر ایسے کاموں میں مصروف دکھائی دیتے ہیں جبکہ شہروں میں زیادہ تر چائلڈ لیبر ورکشاپوں، ہوٹلوں، خرادیئے کی دکانوں اور مختلف کارخانوں میں ملتی ہے۔ تاہم شہروں کی نسبت دیہات میں چائلڈ لیبر آٹھ گنا زیادہ ہے۔ بچے گھروں میں بھی کم اجرت پر کام کاج کرنے پر مجبور ہیں پاکستان کے ہر چوتھے گھر میں بچے ڈومیسٹک لیبر کرنے پر مجبور ہیں۔

**پاکستان میں چائلڈ لیبر کے بنیادی اسباب:**

پاکستان میں چائلڈ لیبر کی جز غربت ہے۔ کیونکہ پاکستان میں 53 فیصد لوگ خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ جس کا ایک نشانہ بچے بھی ہیں۔ غربت اور بھوک نے ان سے ہر خوشی چھین لی ہے، وہ گھر کے تحفظ اچھے کھانوں، کپڑوں، تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں۔ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں ایسے بے شمار بچے دیکھتے ہیں جو غربت کے باعث گھروں میں بچے سنبھالتے۔ اپنے قد سے بڑی جھاڑو سنبھالتے، سڑکیں صاف کرتے، کپڑے دھوتے، برتن مانجھتے، ٹریفک سگنلز اور سڑکوں کے کنارے چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچتے، گیراجوں میں کام کرتے، ویلڈنگ کرتے، قالین بنتے اور فٹ بال بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب بھر میں 25 ہزار سے زائد بچے اینٹوں کے بھٹوں پر کسی نہ کسی حوالے سے چائلڈ لیبر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے مزدور والدین کے قرض یا پیشگی میں جکڑے ہونے کی وجہ سے بھٹوں پر مشقت کرنے پر مجبور ہیں ان کے والدین کو قرض کی ادائیگی کی وجہ سے اکثر اوقات اُن کی مشقت کے صلے میں ایک پائی بھی ادا نہیں کی جاتی۔ اگرچہ 18 سال قبل جبری مشقت کے قانون کے تحت اس پر پابندی عائد ہے تاہم آج بھی غلامی کی یہ جدید شکل ہمارے بھٹوں پر موجود ہے۔

اکثر بچے اس لیے بھی تعلیم حاصل نہیں کر پاتے کہ سکولوں میں مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے گو کہ اس پر اب بہت کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ لیکن دیہی علاقوں اور سرکاری، تعلیمی اداروں میں یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ سزا بچوں میں اصلاح پیدا نہیں کرتی بلکہ پڑھائی سے بیزار کرتی ہے۔ اگر بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تو یقیناً ان کا مستقبل روشن ہو گا اور اگر مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جائے تو بچوں کی نہ صرف ذہنی جسمانی نشو ونما رک جاتی ہے۔ بلکہ ان میں خود اعتمادی بھی جاتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچے سکولوں سے متنفر ہو کر محنت و مشقت کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہمارے درسی نظام تعلیم کے لیے سکول اور کالج کا قیام حکومت ی ذمہ داری ہے۔ ہمارے ملک کی مقتدر قوتوں نے اس مسئلہ پر کبھی سنجید گی سے کام نہیں کیا اور نہ ہی کوئی خاطر خواہ کاوش کی ہے۔ ہر سال قومی اور صوبائی سطح پر تعلیم کے لیے ایک کثیر رقم سالانہ بجٹ میں منظور کی جاتی ہے اس کے باوجود سرکاری سکولوں میں تعلیم کا گراف بلند ہوتا نظر نہیں آتا۔

بچے کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں کیونکہ ملک کی باگ دوڑ آگے چل کر انہی نونہالوں نے سنبھالنا ہوتی ہے۔ ان کے لیے تعلیم و صحت کی سہولتوں کی فراہمی اور فلاح و بہبود کی ذمہ داری والدین اور ریاست دونوں پر عائد ہوتی ہے چائلڈ لیبر ایک سماجی و معاشی مسئلہ ہے جس کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں۔ غربت، بڑھتی ہوئی مہنگائی، ہیلتھ کیئر، والدین کا تعلیم یافتہ نہ ہونا بچوں کے حقوق اور قوانین کے بارے میں شعور کی کمی اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔

ذکر کردہ وجوہات کی وجہ سے چائلڈ لیبر دنیا بھر کے تمام مروجہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق مجرمانہ فعل ہے جس سے نہ صرف معاشرے کی نشو ونما رک جاتی ہے بلکہ اس کی اخلاقی اقدار کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

**چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کے لیے ملکی قوانین کا جائزہ:**

20 نومبر 1981ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدہ کی منظوری دی جس پر پاکستان سمیت دنیا بھر کے 180 ممالک نے دستخط کیے۔ یہ معاہدہ بچوں کو سماجی معاشی اور ثقافتی حقوق فراہم کرتا ہے۔ پاکستان نے بچوں کے حقوق کے کنونشن کی توثیق 12 نومبر 1990ء کو کی تھی جس کے مطابق اب حکومت اس بات کو یقینی بنانے کی ذمہ داری ہے کہ یہ بچے کو سی آر سی کے تحت حقوق حاصل ہوں گے۔

دنیا بھر میں 72.3 ملین ایک اندازے کے مطابق 168 ملین بچے چائلڈ لیبر سے منسلک ہیں 85 ملین خطرناک پیشوں سے وابستہ ہیں۔ 5 سے 14 سال کی عمر 732 ملین بچے چائلڈ لیبر پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں ایک سماجی سروے کے مطابق صرف پنجاب میں اس وقت چائلڈ لیبر سے جُڑے بچوں کی تعداد 35 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔(۷)

اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے زیرِ انتظام ہر سال 12 جون کو بچوں سے جبری مشقت کے خلاف عالمی دن منایا جاتا ہے۔ 2002ء سے اس دن کے منانے کا آغاز ہوا۔ پاکستان میں بھی یہ دن عہد و تجدید کے ساتھ نئے وعدوں وعید کے ساتھ اور نئی اُمیدوں کے

ساتھ منایا جاتا ہے۔ مگر پاکستان میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے سرکاری سطح پر کوئی واضح اعداد و شمار نہیں ہیں۔ 1996ء کے جاری اعداد و شمار آج تک حتمی سمجھے جاتے ہیں جن کے مطابق ملک میں 33 لاکھ بچے چائلڈ لیبر کا حصہ ہیں۔ جبکہ غیر سرکاری تنظیموں کے مختلف سروے کے مطابق پاکستان میں چائلڈ فورس کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے بڑے دُکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ 10 فیصد محنت کش بچے اپنے گھر والوں تک کو نہیں جانتے ملک میں چائلڈ لیبر فورس رکھنے والا سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے اور چائلڈ لیبر کا 57 فیصد پنجاب سے ہیں جبکہ 32 فیصد کے ساتھ خیبر پختون خواہ دوسرے 10 فیصد کے ساتھ سندھ تیسرے اور صرف ایک فیصد کے ساتھ بلوچستان 4 نمبر پر ہے۔(۸)

پاکستان کے قوانین میں چائلڈ لیبر کی اجازت نہیں ہے۔ مثلاً آئین پاکستان کے سیکشن (۳) 11 میں چائلڈ لیبر کے متعلق بنیادی ضابطے کا ذکر یوں ہے کہ:

''چودہ سال سے کم عمر کسی بچے کو فیکٹری، کان کنی، یا کسی خطرناک ملازمت پر نہیں لگایا جا سکتا۔''(۹)

پاکستان میں متعدد ایسے ایکٹ بھی موجود ہیں جن میں صراحتاً یا ضمناً چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے کیے گئے اقدامات کا ذکر ملتا ہے جیسے کانوں کے متعلق ایکٹ 1923ء کارخانہ جات ایکٹ 1936ء بچوں کی ملازمت کا ایکٹ 1938ء دوکانات اور ادارہ جات آرڈیننس ایکٹ 1969ء بچوں کی ملازمت کا ایکٹ 1991ء کے ایکٹ نے 1938ء کے ایکٹ کو منسوخ کر دیا۔ 1991ء کے ایکٹ میں بچوں سے کام لینے کی بابت بعض بنیادی ضوابط کا ذکر حسب ذیل ہے:

- ❖ بچے سے لگاتار تین گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیا جائے اس کے بعد ایک گھنٹہ آرام کے لیے دیا جائے۔
- ❖ کسی بچے سے 7 گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔
- ❖ کسی بچے سے شام سات بجے سے لے کر صبح آٹھ بجے تک کام نہی لیا جا سکتا بچوں سے (Over Time) اضافی وقت کا کام نہ لیا جائے۔

اس ایکٹ میں فیکٹری مالکان کو ہدایت کی گئی ہے کہ بچوں کی صحت اور تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کریں جیسے روشنی کی فراہمی جگہ کا صاف ہونا، شور کا نہ ہونا، مناسب درجہ حرارت، پینے کے پانی کی فراہمی اس ایکٹ میں پینڈ ایک پیشوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جسے ریلوے اسٹیشن پر سامان کی نقل و حمل کی پیکنگ، بندر گاہ پر کام، آتش بازی کا سامان فروخت کرنا، سیمنٹ کی پیکنگ ماچس بنانا، کپڑے رنگنا اور زہریلی اشیاء کی تیاری وغیرہ۔

ان ضوابط کی خلاف ورزی پر ایک سال قید یا بیس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اگر دوبارہ اس جرم کا ارتکاب ہو تو وہ سال تک قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔

وفاقی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی سطح پر بھی چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے ساڑھے 12 کروڑ کی لاگت سے ایک منصوبے کا آغاز کیا ہے جس کے ذریعے بھٹوں پر جبری مشقت کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کے جا رہے ہیں۔ صوبائی حکومت کے اہداف میں یہ منظور بھی ہے

کہ 11100 کے لگ بھگ جبری مشقت کے خطرے سے دو چار بچوں کو تعلیم مہیا کی جائے گی جبکہ بھٹہ مزدوروں کو چھوٹے قرضے فراہم کیے جائیں گے۔

پنجاب کی پہلی لیبر پالیسی منظور ہو چکی ہے جس میں مزدور بچوں کے تمام مسائل کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ لیبر پالیسی کی خاص بات صوبہ بھر کے صنعتی و تجارتی اداروں میں خاص طور پر بھٹہ خشت سے چائلڈ لیبر کی لعنت کا خاتمہ ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے بھٹہ خشت سے 6 ماہ کے اندر چائلڈ لیبر کے خاتمہ اور بھٹہ مزدوروں کے بچوں کی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے سکولوں میں داخل کروانے کا ٹاسک دیا۔ جس پر فوری طور رپ عملدرآمد کرتے ہوئے محکمہ لیبر نے اپنے وسائل میں رہتے ہوئے پنجاب بھر کے بھٹہ خشت اور وہاں موجود بچوں کی نشاندہی کے لیے چائلڈ لیبر سروے شروع کیا۔ سروے کے مطابق صوبہ بھر کے 2090 بھٹوں کی رجسٹریشن عمل لائی ہے۔

اس پالیسی کے تحت بھٹوں کے 2 کلو میٹر کے ایریا میں قائم رکسری سکولز ایجوکیشن کی مدد سے ان بھٹوں کے 2 کلو میٹر کے ایریا میں قائم سرکاری ایمپلائمنٹ آف چلڈرن ایکٹ کے مطابق جو شخص بھی 16 سال سے کم عمر بچوں کو ملازم رکھتا ہے یا اس کی اجازت دیتا ہے تو اس کو 20 ہزار روپے تک جرمانہ یا قید کسی سزا جس کی مدت ایک سال تک ہو سکتی ہے۔ یہ ذہم دونوں سزائیں اکٹھی بھی دی جا سکتی ہیں اگر وہ شخص دوبارہ اسی طرح کے جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی کم از کم سزا ٦ ماہ ہے۔

گذشتہ سال 2015ء یکم مئی کو مزدوروں کے عالمی دن کے موقع پر حکومت پنجاب نے ملک بھر کے تمام بھٹوں پر چائلڈ لیبر کے حوالے سے سروے کروایا جس کے مطابق صوبہ پنجاب میں مجموعی طور پر 6090 بھٹوں پر ایک لاکھ ستر ہزار بھٹہ مزدور کام کر رہے ہیں جبکہ ان بھٹوں پر رہائش پر 23 ہزار بچے سکول نہیں جاتے۔ بھٹہ مزدوروں کے 70 ہزار بچے پہلے ہی کسی نہ کسی سکول میں تعلیم حاصل کر نہیں رہے ہیں۔ تاہم محکمہ لیبر وانسانی وسائل پنجاب کے محکہ سکول ایجوکیشن، لٹریسی لوکل گرونمنٹ محکمہ داخلہ ودیگر اداروں کے تعاون سے 21 ہزار بچوں کو بھٹوں کی حدود سے 2 کلو میٹر دائرے میں موجود سرکاری سکولوں میں داخل کروانے کی مہم شروع کی ہے سکولوں میں داخل کرائے جانے والے تمام بچوں کو حکومتِ پنجاب کی طرف سے مفت تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔

حکومتِ پنجاب نے اینٹوں کے بھٹوں پر چائلڈ لیبر سے منسلک بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور ان کے والدین کو تعلیم کی جانب رغبت دلانے کے لیے حال ہی میں خصوصی پیکج کی منظوری دی ہے جس کے تحت بھٹہ مزدور کے سکول جانے والے ہر بچے کو سو فیصد مفت تعلیم دینے کے علاوہ اسے ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ، جبکہ ایسے بچوں کے سکول داخلے پر اس کے والدین کو ۲ ہزار روپے سالانہ وظیفہ دیا جائے گا۔

حکومت پنجاب کی پالیسی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بھٹہ مزدور بچوں اور ان کے والدین کو علاج معالجے کی مفت سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی جبکہ بھٹوں سے دور دراز سکولوں میں جانے والے بچوں کے ٹرانسپورٹ اخراجات بھی حکومتِ پنجاب خود برداشت کرے گی۔

حکومت پنجاب نے بھٹوں سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے آرڈیننس کی بھی منظوری دے دی ہے جس کے مطابق بھٹوں پر چائلڈ لیبر

کروانے والے بھٹہ مالکان کا سمری ٹرائل ہو گا۔ جرم ثابت ہونے پر بھٹہ مالک کو 6 ماہ قید اور 5 لاکھ روپے تک جرمانہ بھی ادا کرنا ہو گا۔ نیز بھٹوں پر بچوں سے مشقت کروانے والے بھٹوں کو سیل بھی کر دیا جائے گا۔

بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی چیکنگ کے لیے اضلاع کی سطح پر کیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔ ہر ضلع کا ڈی سی او کمیٹی کا سربراہ ہو گا۔ ڈی سی اور ڈی پی او اپنے متعلقہ اضلاع میں بھٹوں کو باقاعدگی سے چیک کر کے رپورٹ پیش کریں گے جبکہ تحصیل کی سطح پر اسٹنٹ کمشنر ایس ایس پی بھی بھٹوں کی چیکنگ کریں گے۔

پنجاب حکومت نے بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کا خاتمہ یقینی بنانے کے لیے ایک اور اہم قدم اُٹھایا ہے۔ انہوں نے بھٹوں سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے آرڈیننس کے مسودے کی منظوری دے دی ہے۔

چائلڈ لیبر سے وابستہ بچوں کا سکولوں میں داخلہ سو فیصد یقینی بنایا جائے۔ نیز محنت اور عزم سے بھٹوں سے چائلڈ لیبر کا خاتمہ کیا جائے۔ بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی چیکنگ کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کی تجاویز بھی زیرِ غور ہے۔

محکمہ لیبر وانسانی وسائل نے بھٹوں کی آن لائن انسپکشن کے لیے ایک خصوصی سیل بھی تشکیل دیا ہے۔ جہاں پر متعلقہ اضلاع کے ڈی سی او اور ڈی پی او بھٹوں کی چیکنگ کے حوالے سے رپورٹ ریکارڈ کروائیں گے۔

محکمہ لیبر وانسانی وسائل صوبے بھر میں چائلڈ لیبر کے مستند اور حقیقی اعداد و شمار حاصل کرنے کے لیے بیر وآف سٹیٹکس کی مدد سے صوبائی چائلڈ سروے کا آغاز کر دیا ہے۔

14 سال سے کم عمر بچوں سے ملازمت کی ممانعت کا ایکٹ 2016ء بھی حال ہی میں صوبائی کابینہ نے منظور کر لیا ہے۔ جس میں چائلڈ لیبر کروانے کی پاداش میں قید اور جرمانے کو مزید سخت بنایا گیا ہے۔

محکمہ لیبر وانسانی وسائل حکومت پنجاب نے بھٹوں پر بچوں سے مشقت کے جرم کی اطلاع دینے کے لیے ہیلپ لائن 0800-55444 بھی قائم کر دی ہے۔

ترقی یافتہ ممالک کی طرح ملک پاکستان میں بھی قانونی طور پر چائلڈ لیبر پر پابندی ہے اور بہت سے سیکشن ایک اور آرڈیننس موجود ہیں مگر بڑ افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک چائلڈ لیبر کروانے والے کسی شخص کو معمولی سزا نہیں دی گئی اور نہ ہی کسی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ دنیا کو دیکھانے کے لیے تو چائلڈ لیبر کے خاتمے پر مبنی بے شمار قوانین موجود ہیں مگر ان پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔

## چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے متعلق تعلیماتِ نبوی ﷺ:

اسلام کی نظر میں بچوں کی اہمیت کئی وجوہ سے ہے۔ وہ مستقبل کے معمار ہیں، خاندان کی بقا کا ذریعہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہیں، جماعت کی کثرت اور پہچان کا سبب ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کی مدد کی ایک صورت ہیں۔ اسلام اپنے زیرِ اثر معاشرے میں بچوں کو اپنی معاشرتی اور سماجی اقدار

کے تعارف، بقااور تحفظ کا ذریعہ تصور کرتا ہے۔ اسلام بچوں کو نعمت عظمیٰ قرار دے کر ان کی نگہداشت کا حکم دیتا ہے۔ اسلام نے خاندان کا جو تصور دیا ہے اس کی ایک اہم اکائی اولاد کی صورت میں بچے ہیں۔ اسلام اسے ذاتی تسکین کا سامان بھی قرار دیتا ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے بچوں کو جو حقوق عطا کیے ہیں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے آپ ﷺ کی شفقت و رحمت کے جو مظاہر کتب حدیث و سیرت میں موجود و محفوظ ہیں، ان کے مطابق اسلام میں بچوں کو کسب معاش کا مکلف نہیں بنایا گیا۔

اسلام جس معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے اس میں ہر فرد دوسرے فرد کا سہارا ہے اس معاشرے کا ہر فرد ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ اس معاشرے میں ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق قرار دیا گیا ہے اور تمام مسلمانوں کو قریب ترین رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی میں ترجیح کا درس دیا گیا ہے۔ اسی طرح قریب ترین رشتہ داروں کو نوازنے کا دائرہ پھیل کر پورے معاشرے کو سیراب کرتا جائے گا۔ یوں اسلام میں قرابت داری اور صلہ رحمی کا انتظام چائلڈ لیبر کو ختم کرنے میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔

اسلامی معاشرے سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے قریب ترین رشتہ داروں کو نوازنے اور ان کی مالی معاونت کرنے کے بے شمار احکامات قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ میں موجود ہیں۔ قرآن حکیم میں ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے یوں ارشاد فرمایا ہوا:

''یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللو الدین والا قربین والیتی والسکین و ابن السبیل و ماتفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم-''(۱۰)

''آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرمادیں جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حقدار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے۔''

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایسے احکامات نازل فرمائے ہیں۔ جہاں رشتہ داروں اور غریب و مفلس لوگوں پر خرچ کرنے کا حکم دیا گیا۔ رسول دو عالم ﷺ نے بھی اتباعِ خداوندی کرتے ہوئے قرابت داری اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے قرابت داروں کی کفالت کر کے چائلڈ لیبر سے نجات مل سکتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے نہایت حکیمانہ انداز میں صلہ رحمی کا حکم فرما کر بے سہارا اور مفلوک الحال بچوں کو لیبر کی مشقت سے بچانے کی قابل عمل صورت نکالی ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسالہ فی اثرہ فلیصل رحمہ-''

''جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی اجل میں تاخیر کی جائے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔''

اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ صدقات میں قرابت داروں کو اوروں کی نسبت فوقیت دینے پر دوہرا ثواب عطا کرتا ہے تاکہ لوگ اپنے نادار رشتہ داروں کی مالی معاونت کرنے میں شریک ہو کر ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے قابل بنا دیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''الصدقة على المسكين صدقة وهى على ذى الرحم ثنتان صدقة وصلة-''(١٢)

''مسکین کو صدقہ دینا تو صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینے میں دو باتیں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔''

اسلام نے شفقت پدری سے محروم بوں کے لیے پورے معاشرے کو ان کی نگہداشت اور پرورش و ترتیب کا ذمہ دار ٹھہرا کر چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کی قابل فخر مثال قائم کی ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''انا وكافل اليتيم فى الجنة هكذا وقال باصبعية السبابة والوسطى-''(١٣)

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے نزدیکی بتائی۔''

قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں قرابت داروں اور یتامی کے بعد مساکین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے ان احکامات خداوندی اور تعلیمات نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ قرابت داروں اور یتامی کے حقوق کے بعد مسکین کے حق کی ادائیگی اولین اہمیت کی حامل ہے۔ اسلام نے معاشرے کے اس کمزور اور ضعیف طبقے کی مالی اعانت کر کے چائلڈ لیبر کے بیخ کنی کو یقینی بنایا ہے۔ اسلام تمام مسلمانوں کو رشتہ اخوت میں منسلک کر کے اتحاد و یکجہتی کو پروان چڑھا کر ایک ایسا معاشرہ قائم کرتا ہے جس کا ہر ایک فرد دوسرے فرد کی مالی مدد کر کے اس کا سہارا بن سکتا ہو۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے کہ دوسرے مسلمانوں کی ضرورت و حاجات کو پورا کریں۔ معاشرے کا کوئی مسلمان بھائی برے حالات کا شکار ہو کر اس حالت تک پہنچ جائے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح پرورش اور تربیت سے بھی قاصر ہو اور اس کی کم عمر اولاد کو معاشی جدوجہد کرنا ضروری ہو جائے تو اس کی اتنی مالی اعانت کی جائے جس سے اس کے بچوں کا مستقبل سنور جائے اور دوسری ضروریاتِ زندگی بھی پوری ہو جائیں کیونکہ یہی شیوۂ مومن ہے جس کی وضاحت اس حدیث نبوی ﷺ میں ہے کہ:

''والذى نفسى بيده لا يومن عبد حتى يحب لا خيه ما يحب لنفسه-''(١۴)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس وقت تک کوئی آدمی مسلمان کامل ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔''

یہ حدیث مبارکہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ معاشرے کا ایک صاحب ثروت کبھی بھی اپنی اولاد کو چائلڈ لیبر کے عمل میں شریک کرنا گوارہ نہیں کرتا پھر عامتہ المسلمین کے کم سن بچوں کی مشقت (لیبر) پر اسے رنجیدہ ہونا لازمی امر ہے۔ اسے صرف رنجیدگی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ مالی کفالت کر کے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے کیونکہ بچے قوم کا سرمایہ اور مستقبل کے محافظ و امین ہوتے ہیں۔ اسی لیے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ليس منامن لم يرحم صغير ناولم يوقر كبيرنا-''(١۵)

''وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہ کی۔''

اس پوری تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ معاشرے کو چائلڈ لیبر سے محفوظ رکھنے کے لیے ہمیں بحیثیت مجموعی مومنانہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ معاشرے کی ابتدائی سطح سے قرابت داری اور صلہ رحمی کا انتظام کر کے مالی کفالت کا دائرہ عامۃ المسلمین تک پھیلانا ہوگا۔ ملکی و قومی سطح پر آبادی کے بیشتر حصے کو مفلسی و ناداری سے بچا کر بچوں پر مشقت جیسی بیماری کا خاتمہ کر کے روشن مستقبل کی نوید سنانا ممکن نظر آئے گا۔

**بچوں پر مشقت اور حکومت کی ذمہ داری:**

اسلامی معاشرے سے بچوں پر مشقت کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق والدین کا اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے اور معاشرے میں قرابت داری اور صلہ رحمی کے کفالتی نظام کو فروغ دینے سے ہی چائلڈ لیبر کو ختم کرنا ممکن ہو سکے گا۔ ہمارے ہاں بچوں پر مشقت کے خاتمے کے سلسلے میں وعظ و تلقین، ہمدردانہ اپیلوں اور ترغیب و ترہیب سے کام لیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام معاشرے سے بچوں پر مشقت کے خاتمے کے لیے وعظ و نصیحت اور ترغیب و تلقین پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ حکومت اور قانون کا دباؤ بھی استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ مستقل اور پائیدار نظام تشکیل پائے۔

معاشرے کے اہل حاجت افراد کی حاجت رآری اور ان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنا اسلامی حکومت کے فرائض میں سر فہرست ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت معاشرے کے اندر پائی جانے والی ناہمواری اور عدم توازن کو دور کرنے کے اقدامات کرنے کی پابند ہے تاکہ محروم افراد کی ضروریات کی تکمیل کر کے معاشرے کو چائلڈ لیبر سے پاک صاف کیا جا سکے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب امر کے لیے یہ بنیادی اصول واضح فرمادیا کہ وہ محروم افراد کی ضروریات سے غافل نہیں رہ سکتے۔

سیدنا حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ :

''من ولاہ اللہ شیئاً من امرالمسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ فجعل معاویہ علی حوائج الناس۔''(۱۶)

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنادیا پھر وہ ان کی ضروریات و حاجت اور محتاجی کے وقت پردہ میں رہا اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات حاجت اور محتاجی کے وقت پردے میں رہے گا (یہ سُن کر) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کے لیے ایک آدمی مقرر کیا۔''

**ایک قور مقام پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:**

''من ولی من امر الناس شیئاً ثم اغلق بابہ دون المسلمین او المظلوم او ذی الحاجۃ اغلق اللہ دونہ ابواب رحمتہ عندہ حاجتہ و فقرہ افقر ما یوکن علیہ۔''(۱۷)

''جو شخص لوگوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنے پھر مسلمانوں پر اپنا دروازہ بند کر لے یا کسی مظلوم یا صاحبِ حاجت کے لیے دروازہ بند کر لے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اس کی ضروریات اور حاجت کے لیے بند کر لے گا جبکہ وہ اس کا بہت محتاج ہو گا۔''

حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صاحب امر حاجت مند افراد کی حاجات پوری کرنے کا بندوبست نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا مستحق ٹھہرے گا۔ عوام کی ضروریات زندگی کی تکمیل کا انتظام فی الحقیقت اس خیر خواہی کے اندر شامل ہے جو صاحب امر پر ضروری قرار دی گئی ہے۔ جو حاکم عوام کے ساتھ پوری خیر خواہی نہ برتے اس کا اخروی انجام بہت برا ہو گا ایسے حکمرانوں کے لیے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد یوں ہے:

''ما من عبد یسترعیه الله وعیة فلم یحطها بنصیحة الالم یجدر ائحة الجنة۔''(۱۸)

''کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ رعیت پر نگہبان کر دے پھر وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے مگر جنت کی بو نہ پائے گا۔''

حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ عوام اور رعیت کے ساتھ خیر خواہی کا اولین تقاضا یہ ہے کہ جن ضروریات کی عدم تکمیل سے ان کی جانیں ضائع ہو جانے کا خدشہ ہو ان کو پورا کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ شریعت نے اسلامی حکومت کو اپنے عوام کا نگہبان قرار دیا ہے۔ نگہبانی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محروم افراد کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا بندوبست کیا جائے۔ اسلامی حکومت کے سربراہ کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی حدود و مملکت سے فقر و مسکنت کی جڑیں کاٹ کر عوام کی فارغ البالی کا اہتمام کرے۔

آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ غیر مسلم اقوام میں ان اصلاحی قوانین کا شعور بھی نہ تھا اسلام نے ہر گوشہ زندگی کے لیے ایسے اصلاحی پہلو اجاگر کر دیئے کہ دنیا آج بھی اس طرح کی اصلاحات کا نمونہ پیش نہیں کر سکتی۔ اسی ضمن میں بچوں سے مشقت کرانے کا معاملہ بھی آتا ہے۔ کسب معاش کی اس عملی دوڑ دھوپ میں کم عمر بچوں کو شریک کیے بغیر گھر کے دوسرے بالغ افراد بالخصوص صاحب خانہ اپنی اس بنیادی ذمہ داری سے آگاہ ہوں۔ کیونکہ اسلامی نکتہ نگاہ سے یہ بات قطعاً جائز اور روا نہیں کہ چھوٹے بچوں کو کسی جسمانی یا ذہنی اذیت و مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''للسلوک طعامه وکسوته بالمعروف ولا یکلف من العمل الایطیق۔''(۱۹)

''مملوک کے لیے کھانا اور پہننا بہتر طور پر مہیا کیا جائے اور اس سے اتنا ہی کام لیا جائے جو اس کی طاقت کے مطابق ہو۔''

سیرت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے خلفاء راشدین نے بھی بچوں کی تعلیم و تربیت اور جبری مشقت کے خاتمے کے لیے بے شمار اقدامات کیے جو کتب تواریخ میں آج بھی ہمارے لیے درخشاں ستاروں کی مانند رہنمائی کر رہے ہیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ:

''کان یذهب الی العوالی کل یوم سبت فاذا وجد عبدا فی عمل لا یطیقه وضع عنه منه۔''(۲۰)

"ہر ہفتے کے دن ارد گرد کے دیہات میں جاتے اور کسی غلام کو اگر اس کی طاقت سے زیادہ کام کرتا دیکھتے تو کم کر دیا کرتے۔"

اسی طرح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"ولا تكلفوا الصغير الكسب-"(۲۱)

"اور چھوٹے بچوں کو کسب معاش کی تکلیف نہ دو۔"

اسلام کے ان واضح احکامات کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی کی جسمانی طاقت سے زیادہ کام لینا شرعاً ممنوع ہے اس لیے بچوں سے مشقت کرانا کسی صورت جائز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کم عمر بچوں سے کسب معاش کی تکلیف کو دور کرے، والدین اور معاشرہ بھی اپنی اپنی سطح پر بچوں پر مشقت (چائلڈ لیبر) کے مکمل خاتمے کے لیے عملی کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

**اضطراری حالت:**

کتاب وسنت میں چائلڈ لیبر کے متعلق بنیادی ضوابط ذکر کر دیئے گئے ہیں۔ فقہانے بھی حالات کے مطابق اس پر بھرپور بحث کی ہے آج کے دور میں اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اقوام متحدہ کی ہدایات کی روشنی میں ملکی قانون میں اس کے متعلق تفصیلات کو بیان کیا گیا ہے ان قوانین کی خلاف ورزی پر سزا شرعاً جائزہ ہے کیونکہ غلط اور ناپسندیدہ، امور سے بچنے کے لیے اسلامی حکومت قوانین کی خلاف ورزی پر تعزیری سزاؤں کا تعین کر سکتی ہے۔ گذشتہ بحث سے معلوم ہوا کہ اسلامی اور ملکی قوانین کے مطابق بچوں کو مختلف و مشقت کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا گیا۔ ان کی تعلیم و تربیت کی محرومی کا سبب نہ بننے والی اور استعداد کے مطابق مشقت کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

اسلام نے تمام حالات میں باقاعدہ اور استعداد سے بڑھ کر بچوں سے مشقت کو جائز قرار نہیں دیا۔ شریعت کا عمومی مزاج بھی اسی بات کا تقاضا کرتا ہے۔ البتہ اضطراری حالات میں چائلڈ لیبر جائز قرار دی گئی ہے ایک خاندان کا کوئی کمانے والا نہ ہو اور نہ ہی معاشرہ و حکومت ان کی کفالت کرتی ہو تو اسے نامساعد حالات میں بچے باقاعدہ محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ قرآن حکیم میں حرام اشیاء کا استعمال زندگی بچانے کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے۔

غربت وافلاس کی صورت ایمان سے محرومی اور کفر کے ارتکاب کا معاملہ بھی ممکن ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ "قریب ہے کہ فقر کفر کا سبب بن جائے۔" ایسے اضطراری حالات میں کہ جب نہ معاشرہ ان کے دکھوں کا مداوا کرے اور نہ ہی حکومت ایسے لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے تو پھر چائلڈ لیبر کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔

**سفارشات:**

- سیرت طیبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے معاشرے کے تمام صاحب ثروت اور صاحب مال افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے تمام بچے جو مالی حالات کی کمزوری کے باعث اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے کے قابل نہیں ہیں ان کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کریں۔

- بچوں کی جبری مشقت کے خاتمہ کے لیے موثر اقدامات کا کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ہر بچے کو بامقصد مفت اور معیاری تعلیم کی سہولت مہیا کرنا حکومت کا اولین فریضہ ہے۔
- پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو چائلڈ لیبر کے خاتمہ کو اپنے منشور کا حصہ بنانا چاہیے۔
- چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لیے وفاقی اور صوبائی سطح پر بنائے گئے قوانین کا عملی نفاذ کیا جائے اور چائلڈ لیبر کے حوالے سے جو قوانین حکومت نے بنائے ہیں ان پر سختی سے عمل کروانے کی ضرورت ہے۔
- چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لیے بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کے دیگر امور کے لیے وفاقی اور صوبائی سطح پر علیحدہ وزارتیں اور ڈویژن کی سطح پر آفیسر مقرر کیے جائیں جہاں پر بچوں کی بہتری کے لیے عملی اقدامات اُٹھائے جائیں۔
- چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے صرف حکومت سطح پر ہی اقدامات کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے خاتمے کے لیے معاشرہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا اور غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مزدوری کرنے والے بچوں کو مفت تعلیم، علاج، معالجہ اور انہیں کفالت فراہم کرنے کے ذرائع مہیا کرنا ہوں گے۔
- غریب والدین کو بھی چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے وقتی ضرورتوں اور مجبوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کے بچوں کا درخشاں مستقبل تعلیم کے حصول میں ہی پنہاں ہے۔
- ملکی اور غیر ملکی این جی اوز کو چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کرنا ہوں گے۔
- مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد، علمائے کرام اور سیاست دانوں سمیت تمام مکاتب فکر کو چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے کوشش کرنا ہوگی، تب ہی اس معاشرے سے چائلڈ لیبر کا خاتمہ ممکن ہوگا اور اپنے نونہالوں کے تابناک مستقبل کے حوالے سے پاکستان کا مثبت تشخص ابھر کر سامنے آئے گا۔
- چائلڈ لیبر کا خاتمہ کسی عبادت سے کم نہیں اور اس کارِ خیر میں حکومت کے ساتھ مل کر پوری قوم کو مل کر کوشش کرنا ہوگی۔
- جو لوگ گھروں میں بچوں سے کام لیتے ہیں وہ ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی اُٹھائیں۔
- غربت کا شکار خاندانوں کو اپنے نونہال بچوں کو ملازمت پر بھیجنے کی مجبوری سے بچانے کے لیے انہیں الاؤنس کی ادائیگی یقینی بنائی جائے۔
- معاشرے کی سطح پر اگر ہر آدمی اپنے پڑوسی اور رشتہ داروں میں سے غریب افراد کی امداد کرے تو بھی بچوں کی مشقت کا خاتمہ ہو سکتا ہے کیونکہ ہر غریب فرد کی کفالت اور مدد کرنا ہر صاحب استطاعت فرد پر لازم ہے۔

**خلاصۃ البحث:**

کسی قوم کا مستقبل بڑوں کی نسبت بچوں سے زیادہ وابستہ ہوتا ہے۔ بچے جس قدر باشعور اور تعلیم یافتہ ہوں گے اسی قدر ملک و قوم کا مستقبل شاندار اور روشن و تابناک ہوگا۔ مگر جب حالات سے مجبور ہو کر ہنسنے کھیلنے کے دنوں میں بچے کام کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ تو بچوں کا یہ

عمل معاشرے اور کسی بھی قوم کے لیے ایک المیہ کی مانند ہوتا ہے۔ یہ المیہ ہر گزرتے دن کے ساتھ زخم کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے اور بالآخر سور بن کر سماج کا چہرہ داغ دار اور بد صورت کر دیتا ہے۔ پاکستان میں بھی معاشی بد حالی، سہولیات سے محرومی، استحصال، بے روزگاری، غربت تعلیمی سہولیات کا فقدان، حکومت کی لوگوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکامی، والدین کی لاپرواہی، سستی و کاہلی اور وسائل کی غیر منصفانہ تعلیم نے اس المیے کو جگہ جگہ جنم دے رکھا ہے جو بڑھتے بڑھتے ناسور بنتا چلا جارہا ہے۔ بچوں کی مزدوری کے عمل کو بغور دیکھا جائے تو ساری دنیا اس المیے کا شکار نظر آتی ہے۔ مگر پاکستان میں چائلڈ لیبر ایک سماجی ضرورت بن چکی ہے۔ جس کی وجہ سے سکول جانے کی عمر کے بچے دُوکانوں، ہوٹلوں، بس اڈوں، ورکشاپوں اور دیگر متعدد جگہوں پر ملازمت کرنے کے علاوہ مزدوری کرنے پر بھی مجبور ہیں۔ قوم کے مستقبل کا ایک بڑا حصہ اپنے بچپن کے بنیادی حقوق سے محروم ہو رہا ہے۔ پاکستانکو بنے تقریباً ۷۰ سال ہونے کو ہیں مگر آج تک کسی بھی حکومت نے ٹھوس بنیادوں پر کام کرتے ہوئے قوم کے معماروں کو چائلڈ لیبر کے چُنگل سے نجات دلانے کے لیے کوئی ایسی حکمت عملی مرتب نہیں کی جس سے چائلڈ لیبر کو روکا جاسکے اور نہ کسی سیاسی جماعت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کو منشور کا حصہ بنایا ہے۔

ایک سروے کے مطابق پانچ اور چودہ برس کے بچے ہماری آبادی تقریبا 30 فیصد ہیں۔ جن میں سے 40 ملین (4 کروڑ بچے) چائلڈ لیبر سے وابستہ ہیں۔ ان بچوں میں سے تقریباً 50 فیصد زراعت سے اور 50 فیصد دوسرے شعبہ جات سدے منسلک ہیں۔ اگر حالات و واقعات کا بغور جائزہ لیا جائے تو پاکستان میں چائلڈ لیبر کی وجہ سے ہماری بین الاقوامی سطح پر نا صرف بدنامی ہو رہی ہے بلکہ یورپی یونین نے ان تمام اشیاء کی درآمد پر پابندی لگادی ہے جن کی تیاری میں چائلڈ لیبر کا عمل دخل ہوتا ہے۔

چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے ایک طرف اقوام متحدہ نے حقوق برائے اطفال کا چارٹر بنا رکھا ہے تو دوسری طرف پاکستان میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کی خاطر چائلڈ کمپلینٹ سنٹر، چائلڈ لیبر قوانین سمیت بہت سی این جی اوز کام کر رہی ہیں۔ مگر رزلٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ناکامی کی وجہ حکومتی سطح پر غربت کو قرار دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ 47 فیصد سے زائد لوگ پاکستان میں خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں غربت کی وجہ سے چائلڈ لیبر نہیں ہے بلکہ چائلڈ لیبر کی وجہ سے غربت ہے۔ حکومتی اداروں کا دوسرا موقف یہ ہے کہ تعلیم کے بغیر چائلڈ لیبر کا خاتمہ ناممکن ہے مگر ہمارا مروجہ نظام تعلیم بھی چائلڈ لیبر پر قابو پانے سے قاصر ہے کیونکہ غیر معیاری نظام تعلیم وسائل میں اضافہ کرنے کی بجائے کمی کا باعث بن رہا ہے۔ ہمارا رائج شدہ نظام تعلیم عصرِ حاضر کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اور Non-Productive کی ہونے کی وجہ سے مسائل میں کمی لانے کے برعکس اضافہ کر رہا ہے۔

درج بالا حالات و واقعات کے پیش نظر ضروری ہے کہ بحیثیت مسلم معاشرہ کے افراد ہونے کی بدولت ہماری حکومت اور دیگر تعلیمی تربیتی اداروں کو چائلڈ لیبر سے نجات کے لیے سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں فلاحِ معاشرہ کی غرض سے راہنمائی لینی چاہیے کیونکہ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے علم کے بارے میں یہ تصور رائج کیا کہ دنیا کی تمام مخلوقات میں انسان کو صرف اس لیے برتری حاصل ہے کہ اسے علم سے نوازا گیا ہے اسی لیے کسی قوم میں کسی پیغمبر کا مبعوث ہونا تعلیم کے سوا کسی اور غرض سے نہیں ہوتا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے

معلم انسانیت ﷺ نے جو منہج اختیار کیا اس سے استفادہ کرتے ہوئے کوئی بھی معاشرہ اپنے لیے فلاح اور کامیابی کا دروازہ کھول سکتا ہے کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اسوہ رسول ﷺ انتہائی وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ معلم اعظم ﷺ نے قوم کے معماروں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جنگی محاذ پر بھی قیدیوں کی رہائی کو تعلیم سے مشروط قرار دیا۔ نبی معلم ﷺ کے اسی تعلیمی اسلوب کی بدولت اُس معاشرے کو شعور اور تعلیمی بیداری نصیب ہوئی جو کہ حصولِ تعلیم کو اپنے لیے عار سمجھتا تھا آج جب کہ ہمارا نظام تعلیم اور حکومتی ادارے چائلڈ لیبر کے خاتمہ میں نہ صرف بری طرح ناکام ہو چکے ہیں بلکہ اس سنگین بیماری سے چھٹکارا پانے کا انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔ اس حالت میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اور اس سے وابستہ تمام تعلیمی ادارے جو چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لیے کوشاں ہیں۔ وہ اسوہ رسول ﷺ کی پیروی کریں۔

## حوالہ جات


1. David Cody, Child Labour, Hardwick College The Cambridge, 2010, P-30
2. Oxford English Dictionary, P-356
3. The Nation, Updated: June 2016 Unicef Data about child Labour, Yaruq Malik, 2016, July 10, 2014

4۔ ڈیلی دنیا نیوز اردو، لاہور، 3 مارچ 2016ء

5. Economic Problems of Pakistan, P-250
6. Child Labour A tragedy, Ame.

7۔ روزنامہ جنگ، لاہور، 12 جون 2016ء

8۔ روزنامہ پاکستان، لاہور، 12 جون 2015ء

9۔ سورۃ البقرہ

10۔ صحیح بخاری شریف، کتاب الادب، ج 3، ص 357

11۔ جامع ترمذی، ج ا، باب مناجائی فی الصدقہ علی ذی القرابہ، ص 933

12۔ صحیح بخاری، کتاب الادب، ج ۳، ص 362

13۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم

14۔ الادب المفرد، ص 123

15۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب ما علی الولاۃ من التیسیر، جلد دوم، ص 194

16۔ ایضاً، کتاب المارۃ و القضائی، ص 189

17۔ ایضاً، کتاب الامارۃ القضائی، ص 188

18۔ موطا امام مالک، کتاب الاستیذان، ص 812

19۔ ایضاً

20۔ ایضاً

21۔ البقرہ، ۲: 173

22۔ بیہقی شعیب الایمان مشکوۃ المصابیح